



سوال

(239) مرحوم کے ورثاء ایک بیوی، پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بنام محمد ابراہیم فوت ہو گیا جس نے ورثاء میں سے ایک بیوی روشن بیگم پانچ بیٹے امان اللہ، عنایت اللہ، حبیب اللہ، امداد اللہ، رحمت اللہ اور 6 بیٹیاں اشرف النساء ارشاد بیگم، زرینہ بیگم، شمشاد بیگم، مجیدہ بیگم، رخسانہ بیگم چھوڑے۔ شریعت محمدی کے مطابق بتائیں کہ ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟ اس کے بعد رحمت اللہ فوت ہو گیا جس نے ورثاء میں سے چار سگی بہنیں اور دو انخیانی بہنیں اور 4 انخیانی بھائی اور ایک ماں چھوڑی۔ اس کے بعد امان اللہ فوت ہو گیا جس نے ورثاء میں سے ایک بیوی چھ بیٹیاں اور تین بھائی 2 سگی بہنیں اور 4 انخیانی بہنیں چھوڑیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے فوتی کی ملکیت سے کفن و دفن پر خرچہ کیا جائے گا اس کے بعد اگر قرضہ ہے تو اسے ادا کیا جائے گا۔ پھر اگر جائز وصیت ہے تو ثلث مال سے ادا کی جائے گی اس کے بعد مستقول خواہ غیر مستقول کو ایک روپیہ قرار دے کر اس کے ورثاء میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

فوتی محمد ابراہیم: کل ملکیت 1 روپیہ

وارثاء: بیوی روشن بیگم 2 آنے بیٹے امان اللہ 1 آنہ 9 پائی، عنایت اللہ 1 آنہ 9 پائی، حبیب اللہ 1 آنہ 9 پائی، امداد اللہ 1 آنہ 9 پائی، رحمت اللہ 1 آنہ 9 پائی، بیٹیاں اشرف النساء 2/1/10 پائیاں، ارشاد بیگم 2/1/10 پائیاں، شمشاد بیگم 2/1/10 پائیاں، مجیدہ بیگم 2/1/10 پائیاں، زرینہ 2/1/10 پائیاں، رخسانہ بیگم 2/1/10 پائیاں،

اس کے بعد رحمت اللہ فوت ہو گیا کل ملکیت 1 آنہ 9 پوسہ۔

ورثاء: ماں روشن بیگم 2/1/3 پائیاں، چار سگی بہنیں 2 پوسہ مشترک۔ 4 انخیانی بھائی 2/1/3۔

دو انخیانی بہنیں دونوں محروم رہیں گی۔ کیونکہ حدیث میں ہے:

((أختوا العراض بأہلنا یعنی عاؤلی رجل ذکر))



اس کے بعد امان اللہ فوت ہو گیا کل ملکیت 1 آنہ 9 پمہ۔

ورثاء: ایک بیوی 6، 8/5/2 بیٹیوں میں سے 2/1/2 پائی ہر ایک کو، 3 لگے بھائی ہر ایک کو 1 پائی۔ ہر ایک کو دو سگی بہنیں۔ سگی بہن 64، 35، سگی بہنیں 64، 35۔

زادہ بیگم فوت ہو گئی کل ملکیت 3/1/2 پاسیاں

ورثاء: بیٹی 20/7 پائی، بیٹی 20/7 پائی، بیٹی 20/7 پائی، بیٹی 10/7 پائی، خاوند 12/7

پائی

حدا ما عنذی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 646

محدث فتویٰ